

## پیش لفظ

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ افسانہ کئی منازل طے کرتے ہوئے آج جس صورت اور بیت میں موجود ہے وہ افسانہ کی ترقی یا نتہ شکل ہے۔ ان میں فکر انگلیزی کا پہلو شامل ہے۔

اسد محمد خان کے افسانوں میں بھی یہ فکر انگلیزی نظر آتی ہے۔ ادب چونکہ معاشرے کا آئینہ ہوتا ہے جس انداز میں اسد محمد خان نے مختلف مکربی عناصر کو اپنے افسانوں میں جگہ دی اس سے افسانہ نگار کی حساسیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اسد محمد خان اچھوتے اور انوکھے اسلوب کی وجہ سے جدید افسانہ نگاروں میں ممتاز نظر آتے ہیں۔ ان کے افسانوں کی فضا بیک وقت پر تجسس تخیلاتی اور حقیقت نگاری پر مبنی ہوتی ہے۔ ہر کہانی میں کچھ الگ ضرور ہوتا ہے جو قاری کو چونکے پر مجور کر دیتا ہے کیونکہ ان کے مشاہدے کی جس بہت تیز ہے۔ یہ ان مسائل کو بھی دیکھتی ہے جنھیں عام انسان نہیں دیکھ سکتا۔ ایک معمولی حقیقت کو غیر معمولی بنایا کر پیش کرتے ہیں اور قاری دنگ رہ جاتا ہے۔ ہندی سلسلہ تہذیب کے ملاب سے ایک نئی تہذیب کو جنم دیتے ہیں اور دونوں تہذیبوں کے درمیانی راستے پر چلتے نظر آتے ہیں۔ اپنے اور عوام کے دکھ درد کو مشترکہ طور پر محسوس کرتے ہیں۔ یہ ہی عصر ان کے اسلوب کو ممتاز کرتا ہے۔

اسد محمد خان کہانی لکھنے کے بعد جتنی بار پڑھتے ہیں قاری کو بھی کہانی لکھنے کے لیے اتنی ہی بار پڑھنا پڑتا ہے۔ ان کے افسانوں میں تحریدیت کا استعمال بہت زیادہ ہے۔ اس مقالہ ”اسد محمد خان کا افسانوی اسلوب“ کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا باب ”اسد محمد خان ..... فن اور شخصیت“ میں اسد محمد خان اور ان کی فنی تکنیکوں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ دوسرے باب ”اُردو افسانے کا اسلوبی تنوع“ میں افسانے کے آغاز سے لے کر تا حال بحث کی گئی ہے۔ اس باب میں مختلف تحریکوں کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے جن کے اثرات شاعری، ناول کے ساتھ افسانہ پر بھی نظر آتے ہیں جیسے علامت نگاری، تحریدیت، رومانویت، ترقی پسند

مک، حقیقت نگاری، حلقة اربابِ ذوق اور جدیدیت وغیرہ جن افسانہ نگاروں نے ان تحریکوں کے زیر اثر لکھا ان کے افسانوں کے نام بھی لکھے گئے ہیں۔ تیسرا باب ”اسد محمد خان کا افسانوی اسلوب“ میں افسانہ نگار کے افسانوں کے اسلوب پر بحث کی گئی ہے۔ افسانوں کے آغاز وسط اور انجام کو ڈسکس کیا ان تینوں مقامات پر تجسس اور اثر انگیزی بہت ہے جو قاری کو آگے پڑھنے پر مجبور کرتی ہے۔ اسد محمد خان کے افسانوں میں لفظیات، لب و لہجہ، تشبیہات و استعارات اور فقرہ سازی، جادویٰ حقیقت نگاری، جدیدیت، علامت نگاری اور تاریخیت کو تلاشناہ کی کوشش کی گئی ہے۔

اس مقالہ میں افسانہ نگار کے فن کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مقامے کے تمام پہلوؤں اور اسد محمد خان کے فنی اسلوب کو محکمہ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

شروع سے لے کر اب تک افسانے اور ناول کو اردو ادب میں بہت مقام حاصل رہا ہے۔ افسانہ اور ناول کو ادب میں ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے۔ ۲۰۱۵ء میں ایم۔ فل کے مقامے کے موضوع کے انتخاب کا مرحلہ آیا تو یہ بات ذہن میں تھی کہ ایسے تخلیق کار کے کام کو تحقیق کا موضوع بنایا جائے جس نے کشن پر کام کیا ہو۔ لہذا ڈاکٹر سفیر حیدر نے ”اسد محمد خان کا افسانوی اسلوب“ موضوع منتخب کیا۔ اسد محمد خان کے ہاں پلات، کردار، اسلوب اور مکنیک میں واضح تنوع ہے اور ان کا افسانہ بھی تخلیقی سطح پر دوسرے افسانہ نگاروں کے افسانوں سے مختلف ہے۔ اس لیے ان تخلیقات پر قلم اٹھانے سے قاری اور خصوصاً ادب کا قاری عہد حاضر میں معاشرتی تبدیلیوں اور ان کے اثرات کی بھی فہم و تفہیم حاصل کر سکے گا۔

ڈاکٹر سفیر حیدر جو میرے ایم۔ فل کے مقالہ کے نگران ہیں۔ وہ ہی میرے محسن اور شفیق استاد ہیں جن کا پل پل تعاون اور رہنمائی حاصل رہی ہے۔ میں ان کی بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے مختلف تحقیقی مشکلات میں میری مدد کی اور مجھ پر پڑنے والی مشکلات کو آسان کر دیا، میری لفڑشوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہوئے ہمیشہ خندہ پیشانی اور فراغدی سے اصلاح فرمائی۔ ان کی نرم مزاہی اور شفقت کے لیے کہوں گی:

        دوز پیچھے کی طرف اے گردیں ایام ٹو

محترم شمس الدین، النصر محمود گوندل اور ڈاکٹر مظہر اقبال کے تعاون حوصلہ افزائی اور دعاوں کی وجہ سے یہ